

## 147652- مرد اگر اپنے گھر میں داخل ہونا چاہے تو کیا وہ بھی اجازت لے گا؟

سوال

کیا کوئی شخص اپنے بھی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہو سکتا ہے؟ اس کی دلیل قرآن و سنت کی روشنی میں دیں۔

پسندیدہ جواب

اول:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

(بِإِيمَانِ الظَّرِينَ أَمْنَوَ اللَّهُ طَلَوْا بِيَمِنِهِ غَيْرَ بِيَمِنِهِمْ حَتَّىٰ تَشَافَّعُوا وَتَلْتَمُوا عَلَىٰ أَيْمَانِهِمْ وَلَمْ يَرْكِمْ خَيْرَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور گھروں پر سلام کرو، یہ تمہارے لیے ہستہ ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ [النور: 27]

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں کے علاوہ دیگر کسی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے لیں، اور اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے اجازت لے اور پھر سلام کرے۔

جیسے کہ ربیعی بن حراش کہتے ہیں کہ ہمیں بزرگوار کے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہونے کی اجازت لینے کے لیے کہا: "کیا میں آ جاؤں؟" تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ سمجھاؤ، اسے کہو کہ: تم اجازت لینے کے لیے کہو: السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داخل ہونے کی اجازت دی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ اس حدیث کو ابو داؤد رحمہ اللہ (5177) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

علامہ عظیم آبادی رحمہ اللہ عون المعبود شرح سنن ابو داؤد میں کہتے ہیں:

"اس حدیث میں واضح ہے کہ اجازت لینے کا مسنون طریقہ سلام اور اجازت دونوں پر مشتمل ہے، اور اجازت سے پہلے سلام کئے۔" ختم شد

دوم:

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا مضمون مخالف یہ ہے کہ مرد اپنے گھر میں بغیر اجازت کے بھی داخل ہو سکتا ہے۔

جیسے کہ ابن جزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ آیت کریمہ اجنبی شخص کو کسی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دے رہی ہے، چنانچہ اس میں بر شخص کے قریبی رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کے گھر بھی شامل ہوں گے۔" ختم شد

"التسیل لعلوم التنزیل" (ص 1230)

ذائق گھر میں مرد کے لیے بغیر اجازت داخل ہونے کا معاملہ تب ہے جب گھر میں یوی اور لوہنڈی کے علاوہ کوئی بھی نہ ہو، کیونکہ خاوند اور لوہنڈی کا آقا اس کے مکمل جسم کو دیکھ سکتا ہے پاہے بالکل بے بآس ہو، کسی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت یعنی نظر کی خاطر کے لیے پیشگی اقدام ہے مبادا نظروں کے سامنے کوئی غیر مناسب منظر نہ آجائے، یا کسی ایسے ستر پر نظر پڑ جائے جسے دیکھنا جائز نہ ہو۔

چنانچہ سمل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (داخل ہونے سے پہلے اجازت نظر کی وجہ سے یہ لازم قرار دی کیتی ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (6241) اور مسلم: (2156) نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس سے یہ بھی انداز کیا گیا ہے کہ مرد جب اپنے گھر میں داخل ہو رہا ہو تو اسے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ جس وجہ سے اجازت یعنی لازم قرار دیا گیا ہے وہی یہاں پر محدود ہے؛ تاہم اگر اس چیز کا احتیال ہو کہ کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جکی ہے کہ جس کی وجہ سے اجازت یعنی ضروری ہو گیا ہے تو پھر اجازت یعنی لازم ہو گا۔" ختم شد

سوم :

مکمل ادب اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان اپنے گھر میں یوی کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت طلب کر لے، تاکہ یوی کو پر اگدہ حالت اور کام کا ج کے کپڑوں میں نہ دیکھے کہ ایسی حالت میں عام طور پر انسان اپنی اہلیہ کو دیکھنا پسند نہیں کرتا، چنانچہ متعدد سلف صالحین نے اس چیز کو اچھا قرار دیا ہے کہ اگر اہلیہ گھر میں ہو تو خاوند اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بھی اجازت لے۔

ابن حجر عسکر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا خاوند اپنی اہلیہ کے پاس جانے سے پہلے اجازت لے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ابن لثیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کا مطلب یہ ہے کہ خاوند کے لیے گھر میں داخل ہونے کی اجازت یعنی واجب نہیں ہے، تاہم بہتر یہ ہے کہ یوی کو اپنے آنے کا بتلا دے، اچانک سے یوی کے پاس نہ جا دھکے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ یوی کسی ایسی حالت میں ہو جسے وہ دیکھنا پسند نہ کرے۔"

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی میں: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کام سے گھر واپس آتے تو کھنکارتے اور گلا صاف کرنے کی آواز نکالتے تھے؛ تاکہ ہمیں کسی ایسی حالت میں نہ دیکھیں جو انہیں پسند نہیں ہے۔" اس اثر کی سند صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب کوئی مرد اپنے گھر جائے تو بہتر ہے کہ کھنکار لے یا اپنے جو تے چھائے۔"

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر جانے سے منع فرمایا۔" ختم شد  
"تفسیر ابن لثیہ" (40-39/6)

چارم :

اگر گھر میں یوی کے علاوہ کوئی اور محروم رشته دار مثلاً: والدہ، بیٹی یا بھن وغیرہ ہو تو صحیح موقف یہ ہے کہ ان کے پاس جانے سے پہلے اجازت یعنی واجب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ داخل ہونے سے پہلے اجازت یعنی عمل ہے، حتیٰ مرمر شریعت داروں کے لیے بھی تاکہ ان کے کسی ستر پر نظر نہ پڑے، چنانچہ امام مخارقی رحمہ اللہ نے الادب المفرد [اسے البانی نے 812 میں صحیح کہا ہے۔] میں بیان کیا ہے کہ: نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کوئی بیٹا بالغ ہو جاتا تو اسے اجازت کے بغیر اندر نہیں آنے دیتے تھے۔ اسی طرح امام مخارقی نے علمیہ کی سند [اسے البانی نے 813 میں صحیح کہا ہے۔] سے بیان کیا کہ: ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا میں اپنی والدہ کے پاس جاتے ہوئے اجازت لوں؟ تو انہوں نے کہا: تم ہر حالت میں اپنی والدہ کو دیکھنا پسند نہیں کرو گے؟!۔ اسی طرح مسلم بن نذیر کی سند [اسے البانی نے 814 میں حسن کہا ہے۔] سے بیان کیا ہے کہ: ایک شخص نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں اپنی والدہ کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لوں؟ تو انہوں نے کہا: اگر اجازت نہیں لو گے تو تمہاری نظر ناگوار مظہر پر سختی ہے۔ اور موسیٰ بن طلحہ کی سند [اسے البانی نے 815 میں صحیح کہا ہے۔] سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ اپنی والدہ کے کمرے میں داخل اس طرح ہوا کہ والد صاحب کے پیچے پیچے میں بھی اندر چلا گیا، والد صاحب نے مجھے سینے پر دھکا دے کر کہا: بغیر اجازت کمرے میں داخل ہوتے ہو؟!۔ اسی طرح عطا کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا اپنی بھیشیرہ کے پاس جانے سے پہلے اجازت لوں؟ ابن عباس نے کہا: بالکل اجازت لو۔ میں نے کہا: وہ میری گود میں پلی بڑھی ہے! ابن عباس نے کہا: کیا آپ انہیں برہمنہ دیکھنا پسند کرتے ہیں؟! ان تمام آثار کی اسناد صحیح ہیں۔ "ختم شد"

اسی طرح ایشؑ محمد امین شفیقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بالکل واضح ترین بات کہ جس سے روگردانی قطعاً مناسب نہیں کہ مرد کو اپنی والدہ، بالغ بہن، بیٹوں اور بیٹیوں کے کمروں میں جانے سے پہلے اجازت لے، کیونکہ اگر اجازت کے بغیر مذکورہ لوگوں کے کمروں میں جانے کا تعین ممکن ہے کہ اس کی نظر ان کے ستر پر پڑ جائے، اور ان کے ستر پر نظر ڈالنا اس کے لیے جائز نہیں ہے۔۔۔"

علامہ شفیقی رحمہ اللہ نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے پہلے ذکر شدہ اقتباس کو نقل کر کے کہا:

"صحابہ کرام سے نقل کیے جانے والے یہ آثار اسی بات کی تائید کرتے ہیں جو ہم نے کہی ہے، پھر صحیح حدیث (داخل ہونے سے پہلے اجازت نظر کی وجہ سے ہی لازم قرار دی گئی ہے۔) سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے۔ لہذا جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے کسی کے ستر پر نظر ڈالنا جائز نہیں ہے۔۔۔" اس کے بعد انہوں نے امام ابن کثیر رحمہ اللہ سے مزید چیزیں بیان کی جن میں سے کچھ کا تذکرہ ہم اور کر آتے ہیں۔

دیکھیں: "آسنواه البیان" (500-5/502)

واللہ عالم